بفیضِ روحانی: تاجدارِ اہلسنت شہزادۂ اعلیحضرت سرکار حضور مفتیٔ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مسمّٰی بنامِ تاریخی مُشعرِ سالِ تصنیف

تجانب اہل السنۃ عن اہل الفتنۃ

ملقّب بلقبِ تاریخی مُشعرِ سالِ تکمیل

اجتناب اہل السنۃ عن اہل الفتنۃ

۱۳ ھ ۶۱

تصنیف لطیف

ناصرِ سنیت کاسرِ لامذہبیت مناظرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا مفتی

محمد طیب صاحب صدیقی قادری برکاتی داناپوری علیہ الرحمۃ والرضوان

ناشر

مدرسہ گلشنِ رضا۔ کولمبی۔ ضلع ناندیڑ (مہاراشٹر)

نام کتاب — تجانب اہل السنۃ عن اہل الفتنۃ
ملقب بلقب تاریخی اجتناب اہل السنۃ عن اہل الفتنۃ

مصنف — ناصر سنیت کاسر لامذہبیت فاضل نوجوان مولانا ابو الطاہر محمد طیب صاحب صدیقی قادری برکاتی دانا پوری علیہ الرحمۃ والرضوان

بسعی جمیل — عبد القدوس قادری رضوی اورنگ آبادی مدرسہ گلشن رضا کولمبی، ضلع ناندیڑ۔ مہاراشٹر۔

پروف ریڈنگ۔ حضرت مولانا محمد اسلم صاحب صدیقی اور حضرت مولانا محمد اسلام صاحب مصباحی استاذ ادارہ ہذا۔

ناشر — مدرسہ گلشن رضا کولمبی۔ ضلع ناندیڑ۔ مہاراشٹر۔

طبع چہارم — ماہ صفر ۱۴۲۸ھ مطابق مارچ ۲۰۰۷ء

تعداد — ایک ہزار

کتابت — نیاز احمد نوری ہرکشنوی ثم اترولوی

ملنے کے پتے

۱۔ کتب خانہ امجدیہ ۴۲۵ مٹیا محل جامع مسجد دہلی ۱۱۰۰۰۶

۲۔ فاروقیہ بک ڈپو ۴۲۲ 〃 〃 〃 〃 〃 〃

۳۔ رضوی کتاب گھر ۴۲۳ 〃 〃 〃 〃 〃 〃

۴۔ مکتبہ نعیمیہ ۴۲۲ 〃 〃 〃 〃 〃 〃

۵۔ قادری کتاب گھر۔ اسلامیہ مارکیٹ بریلی شریف یوپی۔

۶۔ اپنا نوری بکڈپو نزد الجامعۃ الغوثیہ اترولہ۔ ضلع بلرام پور۔ یوپی۔

کیسی کیسی تکلیفیں سہیں مگر وہ سنگدل موم نہ ہوئے۔ اسی طرح ہر وقت میں اور بالخصوص اس وقت میں مختلف الطبائع اشخاص ہیں بعض دلوں میں ابتداءً بدمذہبی کا شبہ ہوتا ہے تو وہ کیوں؟ یا تو بدمذہبوں کی مجالست و مخالطت و محبت کی وجہ سے جس کی طرف یہ صلح کلی حضرات دعوے دے رہے ہیں۔ یا بدمذہبوں کی مذہبی کتابوں کے دیکھنے کی وجہ سے۔ اور بے شک یہ وہی شخص ہے جس کی نسبت صاحب فتح الباری تحریر فرماتے ہیں۔ عظتہٗ بالحسنیٰ مهما امکنه ذٰلك بالرفق لایجوز له ان یفعله بالعنف یعنی ایسے شخص کو خوش اسلوبی کے ساتھ سمجھائیں جہاں تک نرمی سے اس کو سمجھا سکیں وہاں تک اس پر سختی کرنا جائز نہیں لیکن وہ بدمذہب جو علمائے اہلسنّت کی تحقیقات کو نظر حقارت سے دیکھے اپنی بدمذہبی کی دوسروں کو دعوت دے اس پر ہزار طرح سے حق واضح کر دیا جائے مگر وہ عوام کو گمراہ کرنے سے باز نہ آئے۔ ایسے مرتبے کے بدمذہب سے نرمی کرنا کیا فائدہ دے سکتا ہے بلکہ ایسے بدمذہبوں کے ساتھ اگر نرمی کی جائے گی تو ان کو بآسانی اپنی بدمذہبی کی تبلیغ کا موقع ملے گا۔ وہ خفیہ خفیہ اپنے کام میں کامیاب ہوتے رہیں گے خذلہم اللہ تعالیٰ۔

ایسے بدمذہبوں کو اگرچہ سختی فائدہ نہ دے مگر عوام اہلسنّت کے دین و مذہب کی بعونہٖ تعالیٰ و بعون حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱؎ اسی قسم کے بدمذہبوں کے متعلق تفسیر عزیزی سورۂ قلم صفحہ ۴۰ پر فرماتے ہیں۔

در حدیث شریف است اذا لقیت الفاجر فالقه بوجه حسن و در

۱؎ حفاظت کرے گی حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حقائق التنزیل مذکور است کہ سہل بن عبداللہ تستری فرمودہ اند من صحح ایمانہ
واخلص توحیدہ فانہ لایانس الی المبتدع ولایجالسہ ولایواکلہ
ولایشاربہ ویظہر لہ من نفسہ العداوۃ ومن داھن بمبتدع سلبہ
اللہ تعالیٰ حلاوۃ الایمان ومن تحبب الی مبتدع نزع نور الایمان
من قلبہ ۔ یعنی حدیث شریف میں ہے کہ جب تم کسی فاجر سے ملو تو ترش روئی کے ساتھ
ملو اور تفسیر حقائق التنزیل میں مذکور ہے کہ امام سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ
علیہ نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے اپنے ایمان کو درست اور اپنی توحید کو خالص کرلیا وہ
بدمذہب سے مانوس نہ ہوگا ۔ نہ وہ بدمذہب کے ساتھ بیٹھے گا نہ اس کے پاس
کھائے پیئے گا اور اس کے لئے اپنی طرف سے دشمنی ظاہر کرے گا اور جو شخص کسی بدمذہب
کے ساتھ مداہنت (یعنی چاپلوسی و پالیسی) کرے گا اللہ عزوجل اس سے ایمان کی
حلاوت سلب کرلے گا اور جو شخص کسی بدمذہب کا دوست بنے گا اللہ تعالیٰ اس
کے قلب سے ایمان کا نور نکال دے گا ۔ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
احیاء العلوم شریف میں فرماتے ہیں ۔ الدرجۃ الرابعۃ السب والتعنیف
بالقول الغلیظ الخشن وذلك یعدل الیہ عند العجز عن المنع باللطف
وظہور مبادئ الاصرار والاستہزاء بالوعظ والنصح وذلك مثل
قول ابراھیم علیہ السلام اف لکم ولما تعبدون من دون اللہ
لسنا نعنی بالسب الفحش بما فیہ نسبۃ الی الزنا ومقدماتہ بل ان
یخاطبہ بما فیہ مما لایعد من جملۃ الفحش کقولہ فاسق یا
احمق ۔ یعنی تغییر منکر کا چوتھا درجہ برا کہنا اور سخت و درشت الفاظ سے شدت

کرنا ہے۔ اِس کی طرف اس وقت جانا چاہئے جب نرمی کے ساتھ سمجھانے کی قدرت نہ ہے۔ اور ظاہر ہو کہ اب یہ ہٹ کیا چاہتا ہے اور وعظ و نصیحت کے ساتھ تمسخر کرنے لگے گا۔ جس طرح حضرت سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ تُف ہے تم پر اور ان پر جنہیں تم پوجتے ہو خدا کے سوا۔ اور بُرا کہنے سے مُراد ہماری فحش نہیں ہے۔ جس میں زنا اور اس کے مقدمات کی طرف نسبت ہو بلکہ اس سے اس کی ان برائیوں کے ساتھ خطاب کیا جائے جو اس میں واقعی ہیں۔ اور فحش نہیں ہیں جیسے فاسق (بدکار) احمق (گدھا) اب کیا یہ صلح کلی حضرات واعظین کہہ سکیں گے کہ شاہ صاحب و امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما دونوں معاذ اللہ گمراہی میں ڈالنے کی ترغیب دینے والے تھے۔

سابع عشر: عام مصلحت اور عمومی فوائد کے لئے بدمذہبوں بے دینوں کے ساتھ مل کر کوشش کرنے کا حکم شرعی ردِ ندوہ کی کتب مبارکہ و رسائل متبرکہ میں دلائل شرعیہ سے واضح کیا جا چکا اور خود اس فتوے میں بھی بقدر ضرورت بیان کر دیا گیا کہ مسلمان کہلانے والے بدمذہبوں گمراہوں بے دینوں مرتدوں کے ساتھ مجالست و مخالطت میں عوام مسلمین کے دین و مذہب کے لئے فتنہ تو نقد وقت ہے اور وہ عام مصالح قومیہ اور عمومی فوائد مُلکیہ معلوم نہیں کب حاصل ہوں اور حاصل بھی ہوں تو کس قدر اور حاصل بھی ہوں یا نہ ہوں۔ پھر مسلمان کا یہ کام نہیں کہ اُخروی فوائد ابدیہ و مصالح سرمدیہ کے بدلے میں چند روزہ زندگی فانی کے نام نہاد فوائد و مصالح خریدے۔ ایسے لوگوں کے حق میں اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ اولٰئك الذین اشتروا الحیٰوة الدنیا بالاٰخرة فلا یخفف عنهم العذاب ولا هم ینصرون ؁۔ یعنی یہ ہیں وہ لوگ جنھوں نے آخرت کے بدلے میں دنیا کی زندگی مول لی تو نہ ان پر سے

عذاب ہلکا ہو اور نہ ان کی مدد کی جائے (ترجمۂ رضویہ) حضرت مولانا سعدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔ ؎

مبادا دل آں فرومایہ شاد — کہ از بہر دنیا دہد دیں بباد

یعنی اس کمینے کا دل کبھی خوش نہ ہو جو دنیا کے واسطے دین کو برباد کر دے اور یہ بھی ہم نے ارخائے عنان کے طور پر کہا ہے۔ ورنہ قرآن عظیم پر ایمان رکھنے والا بالیقین جانتا ہے کہ مرتدوں بے دینوں کے ساتھ محبت و مودت کرنے والا کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ الم تر الی الذین تولوا قومًا غضب اللہ علیہم ما ھم منکم ولا منھم ویحلفون علی الکذب وھم یعلمون ٥ اعد اللہ لھم عذابًا شدیدًا انھم ساء ما کانوا یعملون ٥ اتخذوا ایمانھم جنۃ فصدوا عن سبیل اللہ فلھم عذاب مھین ٥ لن تغنی عنھم اموالھم ولا اولادھم من اللہ شیئًا اولٰئک اصحٰب النار ھم فیھا خلدون ٥ یوم یبعثھم اللہ جمیعًا فیحلفون لہ کما یحلفون لکم ویحسبون انھم علی شیٔ الا انھم ھم الکٰذبون ٥ استحوذ علیھم الشیطٰن فانسٰھم ذکر اللہ اولٰئک حزب الشیطٰن الا ان حزب الشیطٰن ھم الخٰسرون ٥ یعنی (اے محبوب) کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جو ایسوں کے دوست ہوئے جن پر اللہ کا غضب ہے وہ نہ تم میں سے نہ ان میں سے وہ دانستہ جھوٹی قسم کھاتے ہیں۔ اللہ نے ان کے لئے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے۔ بے شک وہ بہت ہی برے کام کرتے ہیں۔ انھوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا لیا تو اللہ کی راہ سے روکا تو ان کے لئے خواری کا عذاب ہے۔ ان کے مال اور ان کی اولاد اللہ کے سامنے انھیں کچھ

کام نہ دیں گے وہ دوزخی ہیں انہیں اس میں ہمیشہ رہنا جس دن اللہ ان سب کو اٹھائے گا تو اس کے حضور بھی ایسے ہی قسمیں کھائیں گے جیسے تمہارے سامنے کھاتے ہیں اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ انھوں نے کچھ کیا سنتے ہو بے شک وہی جھوٹے ہیں۔ ان پر شیطان غالب آگیا تو انہیں اللہ کی یاد بھلا دی وہ شیطان کے گروہ ہیں سنتا ہے بیشک شیطان ہی کا گروہ ہار میں ہے۔ (ترجمۂ رضویہ)

اس آیت مبارکہ میں اللہ عزوجل نے صاف صاف ارشاد فرما دیا کہ جن لوگوں پر اللہ کا غضب ہے کفار ہوں یا مشرکین زنادقہ ہوں یا مرتدین ان کے ساتھ دوستی اختیار کرنے والے منافق ہیں۔ وہ اپنے ایمان دار ہونے پر جو قسمیں کھاتے ہیں وہ جھوٹی ہیں ان کا یہ فعل بہت ہی برا ہے۔ وہ قسمیں کھا کھا کر اپنے آپ کو ہمدردِ اسلام و خیر خواہ مسلمین بتا کر مسلمانوں کو خدا و رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے دشمنوں کی محبت و دوستی کی طرف بلاتے ہیں۔ تو در حقیقت ان کو اللہ عزّ وجل کی راہ سے روکتے ہیں جس دنیوی مال و دولت اور اولاد کی محبت میں وہ خدا و رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے دشمنوں سے دوستی کرتے ہیں ان کی یہ دولت یہ اولاد ان کو خدا تبارک وتعالیٰ کے سامنے کچھ کام نہ آئے گی۔ وہ دوزخی ہیں۔ ان کے لئے رسوائی کا سخت عذاب ہے۔ وہ اگر اپنے اس فعل کو حلال جانیں تو منافق ہیں اور ابدی نارِ جہنم کے مستحق۔ اور اپنے ادّعائے ایمان میں جھوٹے۔ ان پر شیطان غالب ہے۔ ان کو شیطان نے خدا کی یاد بھلا دی کہ اب ان کو خدا و رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اعتماد نہ رہا بلکہ ان کا بھروسہ خدا و رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے دشمنوں پر رہ گیا۔ وہ شیطان والے ہیں۔ شیطان والے کبھی کامیاب نہ ہوں گے بلکہ ہمیشہ ہار ہی میں رہیں گے۔

اور اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے۔ لا تجد قوما یومنون باللہ والیوم الاخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ ولو کانوا اباءھم او ابناءھم او اخوانھم او عشیرتھم اولئک کتب فی قلوبھم الایمان وایدھم بروح منہ ویدخلھم جنت تجری من تحتھا الانھر خلدین فیھا رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ اولئک حزب اللہ الا ان حزب اللہ ھم المفلحون ۝ یعنی (اے محبوب) تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو ایمان رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں۔ یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرمادیا۔ اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد فرمائی اور انھیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہیں۔ ان میں ہمیشہ رہیں۔ اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔ یہ اللہ کی جماعت ہے۔ سنتا ہے اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے (ترجمہ رضویہ) اللہ تبارک وتعالیٰ نے شیطان والوں کی صفت بھی بتادی اور رحمٰن والوں کی تعریف بھی بیان فرمادی۔ ناکامی ونامرادی کی راہ بھی جتادی اور کامیابی وبامرادی کی راہ بھی دکھادی۔ اب جس کا جی چاہے شیطان والوں میں شامل ہو جو چاہے رحمٰن والوں کے گروہ میں داخل۔ جو چاہے صلحکلیوں کی بتائی ہوئی راہ کامیابی پر چلے جس کا جی چاہے اللہ تبارک وتعالیٰ کی تعلیم فرمائی ہوئی راہ کامیابی پر استقامت اختیار کرے۔ وباللہ التوفیق۔

ثامن عشر: صلح حدیبیہ تو کھلے ہوئے کفار ومشرکین کے ساتھ ہوئی تھی جو اپنے آپ کو مسلمان بھی نہ کہتے تھے کلمہ بھی نہیں پڑھتے تھے۔ اس سے استدلال کرنے والے یہ صلح کلی حضرات واعظین، اپنی محبت اپنے اتحاد کو صرف مسلمان کہلانے

والے بدمذہبوں مرتدوں ہی کے ساتھ کیوں خاص رکھتے ہیں ان کے اس استدلال کی رو سے ان پر لازم ہے کہ عیسائیوں کے پادریوں ہندوؤں کے پنڈتوں آریوں کے پرچارکوں کے ساتھ بھی صلح و محبت واتحاد کریں جس طرح گاندھی کی آندھی کے زمانے میں خلافت کمیٹی والے کر چکے ہیں۔ اور اب بھی نام نہاد مجلس احرار اور وہابیہ کی جمعیۃ العلماء، اسی پر عامل ہے۔ پھر ذرا یہ حضرات واعظین صلح کلیت یہ تو فرمائیں کہ کیا معاذ اللہ صلح حدیبیہ کر کے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم وصحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان کافروں مشرکوں کو اپنے یہاں بلا کر ان کو اپنی مجلس میں لیکچر دینے کی اجازت دیا کرتے تھے اور جو کچھ کفریات وضلالات وہ بکتے تھے ان کا رد نہیں فرماتے تھے۔ اور کیا ان کے کفر و شرک کا رد کرنے سے باز آ گئے تھے کیا ان کی تعظیم و توقیر مسلمانوں کے دینی پیشواؤں کی سی کرتے تھے کیا ان میں سے کسی کو مہاتما (روح اعظم) یا امام الاحرار یا قائدملت کے خطاب سے نوازتے تھے۔ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

پھر ہم حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ الربانی کا ارشاد پیش کر چکے کہ جو بدمذہب مسلمان کہلاتا ہو اس کی صحبت کا ضرر کھلے ہوئے کافر کی صحبت کے ضرر سے بڑھ کر ہے

تاسع عشر:۔ منافقین جو اپنے کفر کو پوشیدہ رکھتے تھے اور تمام اعتقادیات اسلامیہ کا اقرار کرتے تھے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم وصحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے سامنے کسی عقیدۂ حقہ سے انکار نہیں کرتے تھے اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ظاہر پر عمل کرنے کا حکم تھا اس وقت منافقین سے بظاہر اعتقادیات اسلامیہ کے انکار اور ان کے کفریات کا ثبوت نہیں ہوتا تھا۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان کے ساتھ بظاہر مسلمانوں کا سا

معاملہ کرتے تھے جس کا ان کو حکم تھا اور آج کل کے یہ روافض و دیوبندیہ و نیچریہ وقادیانیہ و چکڑالویہ وغیرہم اپنے عقائد کفریہ کا اپنے زبان و قلم سے برابر اظہار کر رہے ہیں تو آج کل کے ان کلمہ گو مرتدین کو ان منافقوں پر قیاس کرنا ان صلح کلی حضرات واعظین کی شدید فریب دہی ہے۔ دوسرے یہ کہ منافقین کے ساتھ یہ مسامحت و نرمی منسوخ ہو چکی ہے۔ چنانچہ حضرت امام قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ شفا شریف میں فرماتے ہیں۔ حکی محمد بن مسلمۃ فی المبسوط عن زید ابن اسلم ان قولہ تعالیٰ یا ایہا النبی جاھد الکفار والمنفقین واغلظ علیہم نسخت ما کان قبلہا۔ یعنی محمد بن مسلمۃ نے مبسوط میں زید بن اسلم سے جو مدینہ طیبہ کے فقہائے تابعین سے ہیں، روایت کی ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے اس فرمان نے کہ اے غیب کی خبریں دینے والے نبی کافروں اور منافقوں پر جہاد کرو اور ان پر سختی کرو ان مسالمتوں مسامحتوں کو منسوخ فرما دیا ہے۔ جو اس حکم سے پیشتر تھیں تو ان صلح کلی واعظوں کا امر منسوخ سے استدلال کر کے بدمذہبوں مرتدوں کے ساتھ محبت و دوستی اختیار کرنے کو جائز بتانا ایسا ہی ہے کہ کوئی بے دین انھیں سے سیکھ کر قمار بازی و شراب خوری کو جو پہلے جائز تھیں پھر ان کا جواز منسوخ فرما دیا گیا اختیار کرلے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

عشرین:۔ حضرات علمائے اہلسنت شکر اللہ تعالیٰ سعیہم کا بدمذہبوں بے دینوں کے رد میں تصنیفیں فرمانا در حقیقت مسلمانوں کو خواب غفلت سے بیدار کرنا ہے۔ تغییر منکر کے تین طریقے سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اپنے غلاموں کو تعلیم فرمائے۔ پہلا درجہ یہ کہ اگر قدرت واستطاعت ہو تو ہاتھ سے خلاف شریعت مطہرہ امر کو مٹائے۔ دوسرا درجہ یہ ہے کہ اگر ہاتھ سے مٹانے کی قدرت نہ

ہو تو زبان سے اس کو مٹانے کی کوشش کرے۔ تیسرا درجہ یہ ہے کہ اگر زبان سے بھی
اس کو مٹانے کی کوشش کرنے کی قدرت نہ رہے تو ان مخالفین شریعت سے حتی
الامکان قطعاً علیحدہ ہو کر دل سے ان کے خلاف شریعت فعل کو برا جانے اور اس کے
مٹ جانے کی دعا و تمنا کرے۔ قلم بھی ایک زبان ہی ہے۔ اس حکم شرعی تغییر منکر پر
ہر قرن ہر زمانے میں غلامان سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و علیہم اجمعین
برابر اپنی اپنی طاقت و استطاعت کے مطابق عمل پیرا رہے۔ حضرات صحابۂ کرام
رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے وقت سے روافض و خوارج وغیرہم بد مذہب فرقے
پیدا ہونے شروع ہو گئے۔ پھر دو تین صدیوں میں صدہا مختلف فرقے پھیل گئے
اور ایسا کچھ زور و شور ہو گیا کیا جن صحابۂ کرام و تابعین و تبع تابعین وائمۂ دین
رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اپنی اپنی استطاعت کے مطابق منکرات شرعیہ کی تغییر
بالید والسنان و البیان و البنان و القلم و اللسان فرمائی وہ سب کے سب
معاذ اللہ خواب غفلت میں پڑے سو رہے تھے۔ ان صلح کلی واعظین کے رونے
سے حضرات علمائے اہلسنت اپنا فرض منصبی ہرگز نہ چھوڑیں گے۔ حضرات
علمائے اہلسنت خدائی فوجدار نہیں ہیں کہ درّے لگانا شروع کر دیں۔ اب تو
ان کا کام صرف زبان و قلم سے حسب استطاعت احقاق حق و ابطال باطل فرمانا
ہے۔ اگر انصاف کیا جائے تو حضرات علمائے اہلسنت کی یہی تصنیف و تالیف
و وعظ و بیان ہی باعث ہدایت ہے۔ کہ آج یہاں سلطنت اسلامی نہیں کہ تغییر
منکر بالید والبنان والسنان کی جا سکے۔ بالجملہ بد مذہبوں بے دینوں کا رد و قدح
تو صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانے سے ہے۔ ہاں اس وقت کسی فن میں
تصنیف نہ ہوئی تھی۔ جب سے اسلام میں تصنیف کتب شروع ہوئی۔ یہ رسالہ بازی

بھی ہونے لگی۔ اگر یہ خواب غفلت میں پڑے سونا ہے تو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے
آج تک سب اسی میں مبتلا تھے۔ اب حضرات نیچریہ کے چھینٹے پڑنے پر تو خیر کمسن
صلح کلیت چونکی اور آنکھیں ملتی اٹھی تو سامنے وہی لال ٹوپیوں کی صورت نظر پڑی
لاجرم انھیں کی ہانک بولنے لگی مگر کیا خاک بولی اپنی حمایت اور سنیت کی مخالفت میں
تو یہ صلح کلی واعظین مصلحین برابر بازاروں اخباروں میں رسالہ بازی مضمون نگاری
کرتے ہی رہتے ہیں۔ پلیٹ فارموں اسٹیجوں پر حضرات علمائے اہلسنت کی توہین وتحقیر
میں پیہم لیکچرز اور اسپیچیں دیتے ہی رہتے ہیں۔ تو مطلب یہی ہے کہ اللہ ورسول جل
جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم واسلام وقرآن کی پاک مبارک شانوں میں
توہین وتکذیب وتمسخر کے کلمات بکنا۔ صحابۂ کرام واہلبیت عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم
العزیز العلام کو گالیاں دینا ان صلحکلیوں کے نزدیک معمولی فرعی ہلکی آسان باتیں ہیں
ان کے رد میں رسالہ بازی حرام ہے۔ اور اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ المولیٰ
تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی توہین وتکذیب کرنے والے رافضیوں دیوبندیوں نیچریوں
قادیانیوں بابیوں بہائیوں نجدیوں چکڑالویوں آغاخانیوں گاندھویوں احراریوں
لیگیوں خاکساریوں جٹادھاریوں صلحکلیوں کی شان میں بلکہ ان کے عقائد کفریۂ
خبیثہ کے رد میں آدھا حرف کہنا صلح کلی دھرم پر منافیٔ ایمان ہے۔ لہٰذا ان مرتدین
وزنادقہ کی حمایت میں رسالہ بازی لیکچر بازی آرٹیکل بازی پروپیگنڈا بازی اخبار
بازی سب کچھ فرض بلکہ عین اسلام ہے۔ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

حادی وعشرین: ایسے موقع پر اس ہٹ دھرم عیسائی کا اشتہار
پیش کرنے سے صاف صاف کھل گیا کہ یہ حضرات صلحکلیہ اس سے قائل ہو کر ایسے
مذہب کی تعلیم دینا چاہتے ہیں جیسا وہ عیسائی چاہتا ہے کہ جس کو سب اچھا سمجھیں

اس لئے ضرور ہوا کہ اصول میں سب مذہب ایک قرار دے دیئے جائیں اور جو اصول ایسے ہیں کہ ایک فرقہ ان کو مانتا ہے اور دوسرا نہیں مانتا وہ اصول ہی فضول اور غیر قطعی الثبوت مانے جائیں خواہ اہلسنت کے ہوں یا کسی بدمذہب فرقے کے وہ اختلافات فرعی جزئی بلکہ معمولی ناقابل توجہ قرار دیئے جائیں صرف وہ اصل جس سے کسی کو انکار نہ ہو اصول میں باقی رہے۔ باقی سب ظنی اور خیالی ڈھکوسلے ٹھہرا دیئے جائیں۔ لہٰذا ٹھہر گئی کہ کلمہ طیبہ پڑھ لینا اپنے آپ کو مسلمان کہلوانا گورنمنٹی مردم شماری میں اپنے آپ کو مسلمان لکھوانا بس یہی تین ایسے اصولِ ایمان ہیں جن پر سب فرقوں کا اتفاق ہے۔ باقی عقائد کسی مذہب کے ہوں سب بے اصل اور ایسے بے اصل کہ ان میں ردّ و کد کی بھی اصلاً ضرورت نہیں۔ ہر شخص اپنی سمجھ پر مکلف ہے جس کا جو دل چاہے سمجھے جو دل چاہے کرے اگر اس پر کوئی سنی بھائی اعتراض کرے کہ یہ مذہب تو ایسا نکلا جیسے ہر مذہب والا برا جانے گا۔ اور اس عیسائی کا مقصد پھر بھی حاصل نہ ہوا تو صلحکلیوں کی طرف سے اس کا جواب واضح ہے کہ اجی حضرت! آپ کچھ بھی نہ سمجھے یہی تو چاہا جاتا ہے کہ سب اس ڈھنگ کے ہو جاؤ جس سے اپنے اپنے مذہب پر قائم رہنے کا نام بھی رہے اور پھر کسی مذہب کو برا بھی نہ جانو یہی فریمیشن کی کوٹھی تو بنائی جا رہی ہے۔ اس عیسائی کا یہ سوال سب سے پہلے سید عبداللہ الہ آبادی کے نام سے اخبار نور افشاں پرچہ ۳۱ اگست ۱۸۷۶ء میں شائع کیا گیا جس کا پیر نیچر سر سید احمد خاں بانی علی گڈھ کالج نے "تہذیب الاخلاق جلد دوم صفحہ ۳۹۲ پر یہ جواب دیا۔

یہ مسئلہ اسلام کا نہیں ہے کہ مذہب اسلام میں تہتر فرقے ہیں اور ناجی ان میں سے ایک ہی ہے۔ یہ تو ایک موضوع روایت ہے جس کو اس زمانے کے

لوگوں نے جب کہ مسلمانوں میں باہم مسائل فروعی میں اختلاف پڑا اپنی تائید کے لئے بنالی ہے۔ اس روایت کا موضوع ہونا روایۃً و درایۃً محققین کے نزدیک ثابت ہے۔ سچا مسئلہ صرف اسلام کا یہ ہے من قال لا الٰہ الا اللہ فدخل الجنۃ محمد رسول اللہ اس کے ساتھ لازم و ملزوم ہے۔ پس اسلام اسی قدر ہے۔ اور اسی کی تعلیم اور اسی پر یقین نجات کے لئے کافی ہے۔ عن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مفاتیح الجنۃ شہادۃ ان لا الٰہ الا اللہ رواہ احمد۔

پیرنیچر نے اس آیت ملعونہ میں صاف صاف بک دیا کہ تہتر فرقوں میں سے ایک ہی ناجی اور بہتر فرقوں کے ناری ہونے کی حدیث معاذاللہ جھوٹی اور گڑھی ہوئی ہے۔ حالاں کہ اہلسنت کے سوا جتنے فرقے ہیں بیشک سب گمراہ فاسق بدمذہب ناری ہیں۔ تمام اہل حق صحابۂ عظام و ائمۂ کرام و علمائے اعلام رضی اللہ الملک العلام سے آج تک اسی عقیدے پر گزرے ہیں اور ہمارے آقا اللہ عزوجل کے چنے ہوئے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے متعدد مشہور حدیثوں میں صاف فرمادیا کہ تفترق امتی علی ثلث وسبعین ملۃ کلھم فی النار الا ملۃ واحدۃ ما انا علیہ واصحابی یعنی میری امت تہتر فرقے ہوجائے گی وہ سب دوزخی ہیں سوا ایک کے جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔ ابن ماجہ حضرت انس اور امام احمد وطبرانی حضرت امیر معاویہ اور عبد بن حمید حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کلھا فی النار الا واحدۃ وھی الجماعۃ۔ یعنی وہ سب فرقے جہنمی ہیں۔ سوا ایک کے کہ وہ جماعت

سی نماز پڑھنے، مسلمانوں کے قبلے کی طرف نماز میں منہ کرنے مسلمانوں کا ذبیحہ کھانے والے
کو مسلمان فرمایا گیا مگر جب حدیث کریم کے معنیٰ سمجھ میں آگئے کہ تمام مسائل ضروریہ دینیہ
کو دل سے سچا ماننے کا نام ایمان ہے۔ اور زبان سے اس کا اقرار کرنا جب کہ اس کا موقع
پائے شرط ہے۔ تو ایمان والوں کے نزدیک ان احادیث مبارکہ میں باہم کسی قسم کا بھی
تعارض و تخالف نہیں۔ سب میں اسی ایمان کا بیان ہے۔ کسی میں اجمال ہے کسی میں
تفصیل ہے کسی میں علاماتِ ایمان کا بیان ہے کسی میں لوازمِ ایمان کا بیان ہے
اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ عزوجل کے بھیجے ہوئے دین کی کسی ضروری بات پر ایمان
نہ رکھنے والا اللہ عزوجل کی معبودیت و وحدانیت پر ہرگز ایمان ہی نہیں رکھتا۔
اس مسئلے کی تفصیل جلیل حضور پر نور آقائے نعمت دریائے رحمت امام اہلسنت اعلیحضرت
عظیم البرکۃ مجدد اعظم مولانا شاہ عبد المصطفےٰ محمد احمد رضا خاں صاحب قبلہ قادری
بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رسالہ مبارکہ مسمّیٰ بنام تاریخی باب العقائد والکلام
میں پھر حضرت استاذی المعظم ناصر الاسلام شیر بیشۂ اہلسنت مولانا ابو الفتح عبید الرضا
محمد حشمت علی خاں صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی دامظلہم العالی
کی کتاب مسمّیٰ بنام تاریخی رازہائے سربستہ کمیٹی میں ملاحظہ ہو۔ اس مسئلے کے متعلق یہاں بھی
ایک جملہ مختصرہ لکھنا مناسب فاقول والتوفیق من اللہ العزیز الوھّاب۔ بالبداہۃ
ظاہر ہے کہ جس کے بھیجے ہوئے دین میں کوئی جھوٹی بات ہو وہ ہرگز سچا نہیں کہ وہ
لوگوں کو جھوٹی بات باور کرانا چاہتا ہے اور دین اسلام میں جس قدر مسائل ضروریہ
ہیں ان سب کا مسائل دین اسلام ہونا قطعی یقینی طور پر ثابت ہے کہ ان سب
مسائل کو رب العزت جل جلالہ نے اپنے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم
کے واسطے سے اپنے بندوں کے پاس بھیجا۔ تو جو شخص کسی مسئلہ ضروریہ دینیہ کو

جھٹلاتا ہے وہ مقدس دین اسلام ہی کو جھوٹا بتاتا ہے اور دین اسلام کو جھوٹا بتانے والا خود حضرت رب العزت جل جلالہٗ کو معاذ اللہ جھوٹا ٹھہراتا ہے۔ اور اللہ عزوجل کو جھوٹا ٹھہرانے والا یقیناً اس کے معبود حق ہونے کو غلط و باطل مانتا ہے۔ تو صاف واضح طور پر روشن ہوا کہ کسی ایک مسئلہ ضروریہ دینیہ کو جھٹلانے والا اللہ عزوجل کو سرے سے معبودِ حق ہی نہیں مانتا وللہ الحجۃ البالغۃ۔

اسی طرح پیر نیچر نے مسلمانوں کو دھوکے دینے کے لئے یہ حدیث شریف پیش کی کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کی کنجیاں اس بات کی شہادت دینا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ مگر اسی مشکوٰۃ شریف کے اسی باب میں بلکہ اسی فصل میں اس حدیث کی شرح ایک اور حدیث موجود تھی اس کو پیر نیچر ہضم کر گیا کہ عن وھب بن منبہ قیل لہ الیس لا الٰہ الا اللہ مفاتیح الجنۃ قال بلی ولکن لیس مفتاح الا ولہ انسان فان جئت بمفتاح لہ اسنان فتح لک والا لم یفتح لک۔ رواہ البخاری۔ یعنی وہب بن منبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے جو اجلہ تابعین سے اور حضرت جابر بن عبداللہ و حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے شاگرد ہیں۔ مروی ہے کہ ان سے پوچھا گیا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ جنت کی کنجی نہیں۔ کیوں نہیں لیکن کوئی کنجی ایسی نہیں جس کے دندانے نہ ہوں اگر تو ایسی کنجی لائے گا جس کے دندانے ہوں تو تیرے لئے دروازہ کھل جائے گا اور اگر ایسی کنجی لائے گا جس کے دندانے نہ ہوں تو تیرے لئے دروازہ نہ کھلے گا۔ اس حدیث شریف نے بتایا کہ لا الٰہ الا اللہ جنت کی کنجی ضروری ہے۔ مگر جس طرح کنجی کے لئے دندانے ضروری ہیں اسی طرح

بیان کیا گیا اور بعد اس کے بقیہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم و تابعین و سلف صالحین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے زمانے میں قدریہ و مرجیہ و معتزلہ وغیرہم بھی پیدا ہو چکے تھے۔ یہ سراپا اہمال سوال جو باعث اضلال جہال ہے۔ زیادہ تر پیدا ہو سکتا تھا کہ بہت اختلافات شائع ہوئے تھے۔ ہاں صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم و سلف صالحین رحمہم اللہ تعالیٰ کی برکت اور ان کے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے سبب جواب آسان تھا اور اب بھی اگر ان کی پیروی کی جائے تو ان کے اتباع میں ہی جواب باصواب کافی و وافی و شافی ہے۔ ہاں جس کو خدا تعالیٰ گمراہ کرے اس کا کون ہادی ہے۔ پھر ندویوں سے سیکھ کر اب صلح کلی واعظین یہی مہمل سوال سراپا اضلال عوام اہلسنت کو سنا سنا کر اس کا وہی کفری جواب بتاتے ہیں۔ جو آج لیگی لیڈران امت لیگیہ کو سناتے ہیں۔ چنانچہ بمبئی کے لیگی ہفتہ وار اخبار "نوجوان" کے پرچہ نمبر ۵ جلد ۲ مورخہ ۲۱ جولائی ۱۹۳۹ء کے صفحہ ۵ پر اس کے ایڈیٹر محمد امین آزاد جو لیگ کے ایک پر جوش اور آزاد لیڈر ہیں۔ بکمال آزادی و بے قیدی فرماتے ہیں۔

ہندوستان کے موجودہ ماحول کا اقتضا یہ ہے کہ ہم صرف مسلمان کی حیثیت سے زندہ رہیں۔ ایک خدا ایک قرآن ایک نبی کے ماننے والوں کی تعداد بڑھائیں۔ فروعات سے چشم پوشی کرتے ہوئے ہماری جد و جہد اور سرگرمیوں کو صرف ان باتوں کے معاملے میں ڈال دیں جو ہم بحیثیت شیعہ سنی لہابی وہابی نہیں بلکہ بحیثیت مسلمان قوم تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں مسلم لیگ اور اس کے فوائد بحث کرتے ہوئے عوام الناس کو لیگ کی شمولیت کے لئے تیار کریں۔

اس عبارت میں لیگ کے آزاد لیڈر نے لیگیوں کے دلوں کے اندر کی کھول کر

رکھ دی اور صاف صاف کہہ دیا کہ وہابی رافضی وغیرہ جتنے فرقے مسلمان کہلاتے ہیں وہ سب کے سب مسلمان ہیں۔ اور یہ کہ اس وقت مولویوں کو یہی چاہئے کہ بس لیگ کا پروپیگنڈہ کریں اور جن مسائل میں وہابی نجدی دیوبندی رافضی قادیانی چکڑالوی نیچری خاکساری احراری جٹادھاری آغاخانی بابی اور بہائی لیگی اور صلح کلی وغیرہ کسی مسلمان کہلانے والے فرقے کو اختلاف ہے ان کو بیان نہ کریں۔ اس وقت ان مسائل کو تسلیم کرنے کی ان پر ایمان لانے کی کوئی ضرورت نہیں اور ہندوستان میں ہم اس وقت جس ماحول سے گزر رہے ہیں اس کی وجہ سے ہم اس قسم کے کسی مسئلے پر ایمان لانے کے لئے ہرگز تیار بھی نہیں۔ سنی مسلمانوں کا ان مسلمان کہلانے والے فرقوں سے جتنے مسائل میں اختلاف ہے وہ سب نہایت ہلکے معمولی فرعیات ہیں۔ اس وقت ان تمام مسائل کی طرف سے آنکھیں بند کر کے مسلمانوں کو یکسر ان کا انکار کر دینا چاہیئے۔ ہر سنی مسلمان بنگاہ انصاف و ایمان دیکھ رہا ہے کہ کانگریس اگر کھلم کھلا مسلمانوں کو معاذاللہ مٹانا چاہتی ہے تو نام نہاد مسلم لیگ اپنی اس تصریحات کی بنا پر ہمدردی اسلام و خیر خواہی مسلمین کے پردے میں اسلام و ایمان و مذہب کو فنا کرانا مسلمانوں کو صرف نام کا مسلمان اور حقیقتہً ملحد و بے دین بنانا چاہتی ہے۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم مگر افسوس کہ اس عیسائی کے اس سوال سراپا اہمال کا تحقیقی جواب تھا کہ جب اس عیسائی پر دین اسلام کی حقانیت آشکارا ہو چکی ہے تو پھر اس کو لازم ہے کہ وہ عقائد میں سنی اور اعمال میں مذاہب حقہ اربعۂ اہلسنت حنفی شافعی مالکی حنبلی کسی ایک مذہب کا مقلد ہو جائے اس کو نجات حاصل ہو جائے گی۔ اور روافض و نیچریہ و غیر مقلدین وغیرہم بدمذہبوں بے دینوں کے برا کہنے کی پرواہ

والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

نیچریو! نجدیو! لیگیو! صلحکلیو! تم تو تبلیغ اسلام کا جھوٹا بہانہ پیش کرتے ہو حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی کا نصب العین تو حقیقی و واقعی طور پر تبلیغ اسلام ہی تھا۔ پھر بھی سارے کلمہ گو بدمذہبوں سے اتحاد ہرگز نہ منایا ان کو حق پر نہیں بتایا ان پر ردّ و طرد سے سکوت نہ فرمایا۔ بلکہ اپنے مکتوبات جلد اوّل کے مکتوب شصت و نہم صفحہ ۸۶ پر ساف صاف یہ سُنیت افروز بدمذہبی سوز ارشاد سنایا۔ طریق النجاۃ متابعۃ اھل السنۃ والجماعۃ کثر ھم اللہ سبحنہ فی الاقوال والافعال وفی الاصول وفی الفروع فانھم الفرقۃ الناجیۃ وما سواھم من الفرق فھم فی معرض الزوال ومشرف الھلاک علمھم الیوم احد اولم یعلم اما فی الغد فیعلمہ کل احد ولا ینفع اللھم نبھنا قبل ان ینبھا الموت۔ یعنی نجاتِ آخرت حاصل کرنے کا طریقہ صرف یہی ہے کہ جملہ اقوال و افعال میں اور تمام اصول و فروع میں اہلسنت و جماعت کثرہم اللہ تعالیٰ ہی کی پیروی کی جائے۔ کیوں کہ صرف ایک ہی گروہ نجات پانے والا ہے اور ان کے سوا تمام فرقے برباد اور ہلاک ہونے والے ہیں۔ اس مسئلے کا آج کوئی یقین کرے یا نہ کرے لیکن کل تو ہر ایک شخص کو اس کا یقین ہو جائے گا۔ اس وقت اس پر یقین کرنا کچھ مفید نہ ہوگا۔ اے اللہ تو ہم کو ہوشیار و خبردار کر دے اس سے پہلے کہ موت ہم کو خبردار و ہوشیار کرے۔ آمین۔

ثانی عشرین۔ صلح کلی واعظو! تک بندی شاعری نامہ نگاری ناول نویسی اور شئے ہے۔ اسلام و اہلِ اسلام کے متعلق کوئی سچی رائے قائم کرنا

دوسری چیز ہے۔ ہر کسے را بہر کارِ ساختند۔ لکل فن رجال۔ جب اس باغ کی آپ کو ہوا ہی نہ لگی۔ آپ لوگ جانتے ہی نہیں کہ اس کی دلکش بہار کا کیا عالم ہے۔ پھر اس مفت کی کائیں کائیں سے کیا حاصل۔ صلح کلیو! جب بات چھیڑی ہے تو اصل داستان بھی سن لو۔ مدعیان اسلام کی نااتفاقی مسلمان کہلانے والوں کی اسلام کو ضرر رسانی تو کوئی غیر متوقع خیال ٹھہر ہی نہیں سکتا۔ حضور مخبر صادق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خبر بھی بھلا کیوں کر معاذ اللہ جھوٹ ہو سکتی تھی۔ جو فریاد یادی ہوا اور رہتا ہے اور رہو گا جس کا واقع نہ ہونا محالات شرعیہ میں سے ہے۔ ہاں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا ارشاد واجب الانقیاد ہے۔ اذا ظہرت البدع (اوقال الفتن) وسب اصحابی فلیظھر العالم علمہ ومن لم یظھر علمہ فعلیہ لعنۃ اللہ والملٰئکۃ والناس اجمعین ۰ لا یقبل اللہ منہ صرفًا ولا عدلًا۔ یعنی جب بد مذہبیاں ظاہر ہوں اور فتنے پھیلیں اور میرے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو برا کہا جائے تو عالم پر فرض ہے کہ اپنا علم ظاہر کرے اور جو عالم اپنا علم ظاہر نہ کرے اس پر اللہ کی اور تمام فرشتوں اور سب آدمیوں کی لعنت اللہ نہ اس کا فرض قبول فرمائے نہ نفل۔ اور فرمان واجب الاذعان ہے کہ الساکت عن الحق شیطان اخرس یعنی حق گوئی سے بلا وجہ شرعی خاموش رہنے والا گونگا شیطان ہے۔ اس بنا پر ائمۂ دین اولی الامر نے بزور سیف و سنان اور دوسرے علمائے اسلام نے بذریعۂ لسان و بیان احقاق حق و ابطال باطل میں ہمیشہ بلیغ کوشش فرمائی۔ ان حضرات میں بہت سے ایسے تھے کہ فتحیابی اور غلبہ ان کو نصیب ہوا اور بہت ان میں شہادت فی سبیل